سوال

(877) عشاء کے ساتھ وتر پڑھ لیے تو آخر رات نفل کیسے پڑھیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اگر نماز عشاء کے ساتھ ہی وِتر پڑھ لیے جائیں تو آخر رات نفل پڑھنے کے لیے کیا طریقہ کار ہے؟ کیا ایک رکعت پڑھ کر سجدۂ سہو کرے یا ویسے نوافل ادا کرے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس بارے میں اکثر اہلِ علم کا مسلک یہ ہے، کہ آدمی جتنے نوافل وغیرہ پڑھنے چاہے پڑھ سکتا ہے۔ نقضِ وِتر کی ضرورت نہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان پر عمل پیرا ہوتے ہوئے، کہ

’لَاوِتْرَانِ فِی لَیلَۃٍ‘ (سنن أبی داوٗد،بَابٌ فِی نَقْضِ الوِتْرِ،رقم:۱۴۳۹)، (سنن الترمذی،بَابُ مَا جَاءَ لَاوِتْرَانِ فِی لَیلَۃٍ،رقم:۴۷۰)

یعنی ’’ایک رات میں دو دفعہ وِتر نہ پڑھے جائیں۔‘‘

روایت ہٰذا حسن درجہ کی ہے جس کو امام احمد، ترمذی، ابوداؤد اور نسائی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے ذکر کیا ہے۔ بعض اہل علم نقض وتر کے قائل ہیں کہ وتر کے ساتھ ایک رکعت ملا کر اسے جفت بنا لیا جائے بعد ازاں جتنی نماز پڑھنا چاہے پڑھ لے آخر میں پھر وتر پڑھ لے لیکن سجود کی ضرورت نہیں... پہلا مسلک راجح ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی روایتوں سے ثابت ہے کہ آپ نے وتر کے بعد نماز پڑھی ہے۔ علامہ مبارکپوری شرح ترمذی میں فرماتے ہیں: ’’میرے نزدیک مختار بات یہ ہے کہ پہلے پڑھے ہوئے وتر کو توڑا نہ جائے کیونکہ مجھے مرفوع کوئی صحیح روایت نہیں مل سکی جس میں نقض وتر کا ثبوت ملتا ہو۔ امام ترمذی نے بھی اپنی جامع میں اسی مسلک کو اصح قرار دیا ہے اور صاحب مرعاۃ المفاتیح کے نزدیک بھی یہی مذہب راجح ہے، ملاحظہ ہو: (المرعاۃ:۲،۲/۲۰۴۔)

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

محدث فتویٰ